INSIGHT OF QURAN
EDUCATION FOR WOMEN

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جَوَاهِرُ التدبر "فی السورۃ الفاتحه

مالک یوم الدین

ایک قرآت ہے "مٰلِکِ یوم الدین" یعنی بدلے کے دن کا مالک ،دوسری قرآت ہے "مَلِکِ یوم الدین"یعنی بدلے کے دن کا بادشاہ۔(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دونوں قرآت ثابت ہیں۔)

جب اللہ نے رحمت کا ذکر کیا محبت کا ذکر کیا خیال کا ذکر کیا تو مقابلے میں سزا کا ذکر نہیں کیا عدل کا ذکر کیا اللہ اگر چاہتا تو ایک طرف رحمت اور سزا رکھتا اللہ نے سزا کا لفظ استعمال نہیں کیا کیونکہ بندے کو اللہ کے سزا سے زیادہ عدل سے ڈرنا چاہیے کیونکہ عدل اللہ کا تب شروع ہوتا ہے ہوگا جب اللہ کی رحمت ختم ہو جائے گی اسی لیے آخرت میں اللہ کی رحمت صرف مومنین کے ساتھ ہوگی اور جو رحمت کے 99 حصے ہیں وہ سارے مومنین کے لیے ہوں گے اللہ کسی کے ساتھ عدل کا معاملہ کر کے سزا دے گا جتنا کہ کوئی بندہ سزا کا مستحق ہوگا۔

اس آیت کو پڑھتے ہوئے یہ مفہوم آپ کے ذہن میں آنا چاہیے اگر تم نے اللہ کی رحمت کا ناجائز فائدہ اٹھایا تو یاد رکھنا وہ عدل کا معاملہ کرے گا قیامت کے دن اللہ تمہارے سامنے وہی چیز لے کر آئے گا جس کے تم مستحق ہو۔

INSIGHT OF QURAN
EDUCATION FOR WOMEN

مالک ،ملک :م-ل-ک سے یعنی قبضہ ،ملکیت ،مکمل اختیار۔

مالک جس کے پاس ملکیت ہو جو ملکیت میں اکیلا ہو اور مالک کے لیے لازم نہیں ہوتا کہ اس کے پاس بادشاہت بھی ہو ضروری نہیں ہوتا کہ اس کا حکم بھی نافذ ہو تو اللہ مالک بھی ہے اور بادشاہ بھی ہے مکمل قوت کا مالک جو اپنی مملوکہ چیزوں میں جس طرح چاہے تبدیلی کرنے پر قادر ہو۔

یوم: یعنی دن۔

غور کریں کہ ہم گھر کے مالک ہو سکتے ہیں،کسی فیکٹری کے مالک،کتابوں کے مالک،یا کسی بھی چیز کے مالک ہو سکتے ہیں لیکن وقت کے مالک نہیں ہوسکتے، مالک یوم کہہ کر اللہ نے وقت پر اپنی ملکیت ظاہر کی ہے کہ اس دن کے اندر جو کچھ بھی جس جس وقت بھی ہو رہا ہوگا اس سب کا مالک اللہ ہے ۔اس دن کچھ چیزیں مالک سے متعلق ہیں اور کچھ بادشاہ سے متعلق۔ مالک کا کام ہے کہ چھوٹے چھوٹے کام سنبھالے ، اور بڑی سلطنتیں بادشاہ سنبھالتے ہیں ۔اب جب قیامت کے دن بڑے بڑے کام ہو رہے ہوں گے آسمان کا پھٹنا، لوگوں کا قبروں سے اٹھنا یہ سب بادشاہ کے کرنے کا کام ہے ،اور دوسری طرف کہ کس نے کہاں کھڑے ہونا ہے کہاں رکنا ہے کوئی کیا کر رہا ہے،چھوٹی چھوٹی باتوں پر نظر رکھی جا رہی ہے یہ مالک کا کام ہے ۔

یوم :A length of time انسانوں کے اعمال پر منحصر ہوگا کہ کس کیلئے قیامت کا دن کتنالمبا ہے۔

مفہوم حدیث: ایک مومن کیلئے قیامت کا دن بالکل ایسا ہوگا جیسا کہ دنیا میں اسکے لئے عصر اور مغرب کے درمیان کا وقت اور گنہگاروں کیلئے 50ہزار کا دن ہوگا۔

INSIGHT OF QURAN
EDUCATION FOR WOMEN

الدین :الدین کے معنی ۔

1-قیامت کا دن.2-کسی کے ساتھ عین مطابق معاملہ کرنا۔

3- شریعت۔4- جزا اور مکافات

5-عادت6-عبادت

رب العالمین میں اللہ نے رب یعنی رشتے کی بات کی اور پھر فرمایا کہ وہ ایسا رب ہے جو کہ الرحمن ہے اور الرحیم ہے بہت زیادہ خیال رکھنے والا فکر کرنے والا شدت سے محبت کرنے والا اب مالک یہاں پہ اس لیے استعمال ہوا کہ جب کوئی بھی مالک کوئی بھی سردار اپنے لیے ایک غلام رکھتا ہے اور وہ اس پر بہت زیادہ مہربان ہے غلام کو اس کی حد بتا دی گئی کہ یہ تمہاری حد ہے تم اس حد سے باہر نہ جانا لیکن غلام کچھ عرصہ اس حد میں رہ کر اس دائرے میں رہ کر زندگی گزارتا ہے کبھی ایسا ہو جاتا ہے کہ غلام غلطی سے اس دائرے سے باہر ہو جاتا ہے اور وہ ڈر جاتاہے کہ اب جو حد میرے اوپر مقرر کی گئی تھی وہ حد میں نے پار کر لی مالک اب مجھے کیا سزا دے گا لیکن مالک پھر بھی مہربانی اور شفقت کا مظاہرہ کرتا پھر کچھ دن بعد جان بوجھ کر غلام دائرے سے باہر پاؤں نکالتا ہے اور پھر مالک شفقت اور مہربانی کا مظاہرہ کرتا ہے پھر ایسا ہوتا ہے کہ وہ کچھ عرصہ کبھی دائرے کے اندر اور کبھی باہر کبھی دائرے کے اندر کبھی باہر تو ایک دن ایسا ہوتا ہے کہ مالک غلام کو بلا کر یہ کہتا ہے کہ جتنی بار تم نے دائرے سے باہر قدم رکھا جتنی بار حد پار کی اس سب کا ریکارڈ میرے پاس ہے اس سب کی سزا تمہیں اکٹھی دی جائے گی

اسی طرح اللہ تعالی نے مالک کا لفظ استعمال کر کے یہ بتایا کہ اللہ مالک ہے اگر ہم کبھی کبھی نافرمانیاں کر لیتے ہیں تو اللہ ایسا رب نہیں ہے کہ ایک غلطی ہوئی تو ساتھ ہی آسمان سے عذاب نازل ہو گیا وہ حساب لے گا اس نے بتا دیا کہ یہاں پہ رکنا ہے یہاں پر چلنا ہے اب ہم کہاں رکیں ہم کہاں چلے اس کا حساب وہ ایک ہی بار لے گا اور وہ ہے آخرت۔ آخرت میں ہم سے پوچھا جائے گا کہ کہاں ہم نے حد توڑی اور کہاں ہم نے حد کے اندر رہ کر زندگی گزاری۔

عبادت اور اخلاقیات ایک جگہ جمع ہوتی ہیں تو یہ دین بن جاتی ہیں، اسلام میں عبادت کا شیئر دس فیصد اور معاشرے یعنی اخلاقیات کا نوے فیصد ہے.
ہم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے ہم جب تک اخلاقیات کے اعلیٰ معیار کو نہیں چھو لیتے ہیں اور ہم اس وقت تک مسلمان بھی نہیں ہو سکتے جب تک ہماری زبان اور ہاتھ سے دوسرا مسلمان محفوظ نہیں ہوجاتا چنانچہ ایک مسلمان صرف کلمہ، نماز، زکوٰۃ، روزے اور حج کی بنیاد پر یوم الدین کا امتحان پاس نہیں کر سکے گا، اسے عبادت کے ساتھ ساتھ اخلاقیات کے تمام پرچے بھی پاس کرناہوں گے،یہ جب تک نرم آواز میں نہیں بولے گا، یہ جب تک دوسرے انسانوں کو رنگ، نسل، مذہب اور زبان سے بالاتر ہو کر اپنے جیسا انسان نہیں سمجھے گا، یہ معاشرے میں انصاف قائم نہیں کرے گا، یہ پورا نہیں تولے گا، یہ پورا نہیں ناپے گا، یہ ملاوٹ سے نہیں بچے گا، یہ گھر کے دودھ کو بھی پانی سے نہیں بچائے گا، یہ قانون کو سب کے لیے برابر نہیں کرے گا،یہ ادویات اور خوراک کی کوالٹی کی ضمانت نہیں دے گا،

یہ صفائی کو نصف ایمان ثابت نہیں کرے گا' یہ بچوں کو شفقت' خواتین کو احترام' بوڑھوں کو محبت اور ملازموں کو عزت نہیں دے گا' یہ جانوروں کے حقوق کا خیال نہیں رکھے گا' یہ دوسروں کے خیالات برداشت نہیں کرے گا' یہ خود کو دوسروں کے خدائوں کو برا کہنے سے باز نہیں رکھے گا' یہ پبلک پراپرٹی کو ذاتی پراپرٹی سے زیادہ اہمیت نہیں دے گا' یہ خود کو دوسروں کی ذاتی زندگی سے دور نہیں رکھے گا' یہ غیبت' نفرت' منافقت سے پرہیز نہیں کرے گا' یہ اپنی زندگی فلاح عام کے لیے وقف نہیں کرے گا' یہ یتیموں' بیواؤں' مسکینوں اور بیماروں کا خیال نہیں رکھے گا' یہ فٹ پاتھ کے حقوق بھی نہیں سمجھے گا' یہ عام آدمی کو سڑک پر چلنے کا حق نہیں دے گا' یہ لوگوں کے ساتھ شائستگی' رواداری اور اخوت کا مظاہرہ نہیں کرے گا اور یہ دنیا کے ہر مظلوم کے لیے اٹھ کر کھڑا نہیں ہو گا تو یہ اس وقت تک یوم الدین کا امتحان پاس نہیں کر سکے گا جس کا مالک خود اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس دن کو یوم الدین اس لیے قرار دیا کہ وہ اس دن صرف عبادت کا حساب نہیں لے گا یہ دین کا حساب مانگے گا اور دین دنیاوی اخلاقیات کے بغیر مکمل نہیں ہوتا' ہم صرف کلمے' نماز' روزے' زکوٰۃ اور حج کی بنیاد پر اپنے اللہ کو راضی نہیں کر سکیں گے''